اشتہار ضروری

فی الخسوف الشمس والقمر

بسم الله الرحمن الرحیم

* فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر سورہ قیامہ جزء

عن محمد بن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموات والارض ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله والصلوٰة والسلام علیه و علی آله العظام و صحبه الکرام و متبعیه الی یوم القیام اما بعد واضح ہو کہ آج کا دن روز جمعہ عشرہ اخیرہ ماہ مبارک رمضان شریف جسکی اور برکی راتوں میں لیلۃ القدر بھی منظور ہے بڑا ہی مبارک دن ہے کیونکہ وہ پیشین گوئی جو تخمیناً تیرہ سو برس کی مشہور تھی اور اجمالی طور پر قرآن مجید میں بھی مذکور تھی اور کتب احادیث مثل دارقطنی و بیہقی وغیرہ میں برابر چلی آتی تھی اور تمام اکابر محدثین عرب اور عجم کے اسکے واقع ہونے کی بابت زمانہ مہدی اکبر اب تک منتظر تھے سو وہ بعینہٖ آج کامل ہو چکی یعنی خسوف قمر تاریخ ۱۳ رمضان المبارک روز چہارشنبہ شب پنجشنبہ کو وقت تخمیناً ساڑھے چھ بجے شام کے جو غرہ ماہ ہلالی سے ... ناظرین کو قریب دو گھنٹہ تک اپنا نظارہ دکھاتا رہا اور یہ رات کے شروع ہوتے ہی اول شب میں واقع ہوا جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور تھا۔ اور جمع بین الشمس والقمر یعنی کسوف شمس آجکی تاریخ ۲۸ رمضان شریف روز جمعہ وقت صبح تخمیناً ساڑھے سات بجے سے ایک عجیب انداز اور غریب اوضاع کے ساتھ تخمیناً دو گھنٹہ تک اعجوبہ تماشائے قدرت کاملہ ایزد مطلق کا دکھاتا رہا۔ زہے طالع اور زہے نصیب اس عاجز

---

* پس جس وقت خیرہ ہو جاویں گی آنکھیں اور چاند گرہن واقع ہوگا اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند اور کہیگا انسان کہاں ہے آج بھاگنے کی جگہ ۔ ۱۲

یہ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ تحقیق البتہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ہیں وہ دونوں نہیں ہوئے یعنی چاند گرہن ہوگا آغاز اور شروع رات میں رمضان سے اور سورج گرہن ہوگا بیچ نصف اور بیچ رمضان میں اللہ تعالیٰ نے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں تب سے وہ دونوں اس طرح نہیں ہوئے ۔ ۱۲

(نوٹ) نیچے سے اپنے لوازمات اور عوارض کے جو رسالہ الخسوف المعروف میں مفصل طور پر شرح کئے گئے ہیں ۔ منہ ۔

کہ اور عجیب تر یہ ہے کہ ان ماضیوں کی جو آج کے دن یعنے کسوف شمس کو روزہ دار اور نیز بروز خسوف قمر۔ قادیان میں
(جو محل نزول معارف قرآن و اسرار فرقان کا موجود ہے) تھے اور دونوں نمازیں خسوف اور کسوف کی مع دعا و ... کا
مسنونہ شرع اسلام کے انہوں نے ادا کیں۔ ان مہدی موعود کے ساتھ جسکے واسطے اُسی کے وقت میں یہ دونوں
نشان عظیم الشان روز ازل سے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے تھے اور اب وہ واقع ہو گئے اس عاجز نے نماز مسنونہ
کسوف کی بحکم حضرت مہدی و مسیح موعود جماعت سے پڑہائی اور نیز خطبہ مسنونہ دعا و استغفار اور دیگر وعظ و نصائح
متعلقہ خسوف و کسوف کو پڑہا اور تفسیر آیت و حدیث مذکورہ کی بحکم حضرت اقدس ناظرین کو سنائی اور حضرت اقدس نے
جو خطبہ عربی اس اجتماع خسوف و کسوف کے بارہ میں القا فرمایا اسکو مع ترجمہ اردو کے ساتھ نکات و اسرار متعلقہ
اُسکے کے اس عاجز نے بیان کیا جس سے حاضرین جماعت ایسی متاثر ہوئی کہ کوئی شخص اُنمیں سے باقی نہ رہا تھا جس نے
تضرع و خشوع سے گریہ وزاری نہ کی ہو یہ قصیدہ عربی و دیگر نثر عربی جو حضرت اقدس نے اس بارہ میں تحریر فرمایا ہے
وہ حصہ دوم نور الحق میں منضم ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ناظرین کیلئے مانند کحل الجواہر کے جالی البصار ہوگا اور
نیز بحکم و نلّٰہ الحمد من کاس الکرام نصیب کے اردو میں بھی ایک سالہ مسمی بالقول المعروف فی اجتماع
الخسوف والکسوف اس عاجز نے مرتب کیا ہے جسمیں تمام شکوک و شبہات مخالفین کے جو اس پیشین گوئی مخبر
صادق پر انکو بظاہر وارد ہوتے معلوم ہوتے ہیں زائل کئے ہیں اور بعلم توفیق و تطبیق بین الاحادیث سے بقدر امکان گفتگو
کی ہے اور وہ بھی مطبع سیالکوٹ پنجاب گزٹ میں پہنچ چکا ہے انشاء اللہ القدیر بہت قریب طبع ہو کر شایع ہوگا کیونکہ حضرت
اقدس نے اس ترتیب رسالہ و توفیق بین الروایات کو بہت پسند فرمایا ہے اب خدمت میں ناظرین کی گذارش ہے کہ ان دونوں
نشانیوں کے ظاہر ہونے سے اکثر الہامات حضرت اقدس کی پوری ہو گئیں اور بسیط جبر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پورے ہوتے ہوئے
دیکھو گے یہ الہام حضرت اقدس کو ہو چکا تھا جو رسائل مشہورہ میں شایع ہو چکا ہے نریک ان ننزل علیک ایات من السماء[۱]
ونمزق الاعداء کل ممزق حکم اللّٰہ الرحمن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان یہ کیسا پورا ہو گیا ہے پھر دیکھو کہ اگر آسمان کا لشکر اسکے
ساتھ نہ تھا تو اس مہدی اکبر موعود کو جو مصداق لا المہدی الا عیسی بن مریم کا ہے یہ الہام نازل کیوں ہوا تھا۔
قل عندی شہادۃ من اللّٰہ[۲] ومعک جند السموت والارضین فحان ان تعان وتعرف بین الناس وصل
علی محمد وال محمد سید ولد ادم وخاتم النبیین بسیط الارض پر کوئی الک اور شہر بھی باقی نہ رہا ہے جس جگہ تک دیا ن

جو کر رہا ہے کے بیالہ میں زمین کا بھی حصہ و نصیب ہوتا ہے ۱۲ — [۱] ہم دکھا دیتے ہیں کہ تجھے اپنے نشانات
آسمان سے اور زمین اور تمام دشمنان دین اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یہی حکم ہے اللہ کا جو بڑا مہربان ہے واسطے خلیفۃ اللہ کو
جو آسمانی سلطنت کا بادشاہ ہے ۱۲ — [۲] کہہ دے میرے پاس گواہی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تیرے ساتھ
آسمانوں اور زمینوں کے لشکر ہیں اب وقت قریب ہے کہ تیری مدد کی جاوے اور تمام جہان میں تو پہچانا جاوے اور درود بھیج
اور محمد اور آل محمد کے جو سردار بنی آدم کے ہیں اور خاتم النبیین ہیں بعد کوئی نبی نیا نہیں آئے گا تا قیامت محمد میں ہونگے ۱۲

اور بعد وفادار ی کا ذکر و تذکرہ بھی ہے اگر یہ محدث جو چند سطر الہاموں سے مشرف ہو چکا ہے آنحضرت کے غلاموں
اتباع سے نہ ... اتنا تب تو یہ دو نشان عظیم الشان جنکے نظیر نہیں دنیا میں واقع ہوئے خسوف یا دمضان ہندوستان اور مصر کے
اطراف میں ہی ظہور تمام ان دونوں نشانوں کا ہوا ہے خصوصاً پنجاب میں کیونکہ یہ مثل مشہور ہے کہ تفسیریں بر سرزمین
بس پیش ازیں نعت پورا ہوا اُسکا الہام جو مدت سے شائع ہو چکا ہے برکتہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم اور اگر
آنحضرت صلعم کیطرف سے ہرگز یہ نسبت نہیں اور یہ موسم خزاں میں باغ اسلام کا وہ باغبان نہیں تھا تو ایسے نشانوں کی بارش
آسمانی سے اُسکا گلستان جو معارف قرآنی ہیں اور بوستان جو اسرار فرقانی ہے کیونکر سرسبز کیا جاتا پس پورا ہوا
الہام اُسکا جو مدت سے مشتہر ہو چکا ہے یا احمد انت مرادی و معی غرست کرامتک بیدی اکان للناس عجباً قل ہو اللہ
عجیب یجتبی من یشاء من عبادہ لایسئل عما یفعل وہم یسئلون + اے ناظرین چونکہ ہر ایک امر کا ظہور اللہ تعالی کے
نزدیک ایک وقت پر مقرر ہوا ہے کیونکہ وکل امر مستقر پس ان دونوں نشانوں کا وقت جو علم الہی میں مقرر تھا وہی
وقت مہدی موعود کا تھا جنکو اللہ تعالی نے اپنے وقت پر ظاہر فرمایا ہے وہ نذیر اور حملے جنکی نسبت مدت گیارہ بارہ سال
سے یہ الہام ہو چکا ہے دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی
ظاہر کر دیگا یہ امر تمام اہل بصیرت پر روشن ہے کہ صدی سیزدہم ایک ایسی صدی گذری جو تمام فتنوں دینی اور آفات دنیوی کا
ایک مخزن اور مجموعہ تھی اس صدی میں وقوع غدر ہندی سے کوئی شخص عذر و انکار کر سکتا ہے پس تیرہویں صدی کے حوادثات
دینی اور سوانح دنیوی پر جو اہل بصیرت اپنی نظر ڈالینگے تو اُنکی نظر میں کوئی صدی گذشتہ صدیوں میں سے اسکی نظیر نہ ملیگی اسواسطے
اس صدی کے علماء کو بھی اشد انتظار تھا کہ اب چودھویں صدی میں مہدی و مسیح موعود ضرور آ دینگے یہانتک کہ آخر میں حضرت
نواب صدیق حسن خانصاحب فردوس آشیان نے اپنے اکثر رسالوں فارسی اردو مثل حجج الکرامہ فی آثار القیامہ اقتراب الساعہ
حدیث الغاشیہ وغیرہ میں بسبب اپنا انتظار اور اشتیاق بالالحاق نسبت ظہور مہدی و مسیح کے تحریر فرمایا ہے مگر العجب کل
العجب کہ باوجود اس تاکید وعدہ الہی کے کہ تحقیق اللہ تعالی مبعوث کریگا ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو کہ اس
امت کے واسطے اُنکے دین اسلام کو تجدید کرے) بعد ایسے کثرت فتن اور شدت آفات یعنی کے ان اللہ تعالی نے جسکی شان
لا یخلف المیعاد ہے اب اس چودہویں صدی میں بجائے مہدی اور مسیح موعود کے ایک ایسا شخص پیدا کیا جو کافر اکفر اور دجال اکبر
ہے کیا وعدہ الہی کا ایفاء یوں ہی ہوا کرتا ہے اور اس رحمن و رحیم کے شان سے یہی دستگیری امت کی کی گئی اور بس اسی پر ہی
بس نہیں وہ دو نشان عظیم الشان جو واسطے مہدی موعود کے روز ازل سے مقرر کر رکھے تھے اور جب سے آسمان اور زمینوں کو
پیدا کیا ہے تب سے وہ دونوں ظاہر نہیں کئے تھے کیونکہ وہ مہدی کے واسطے متعین تھے اب نعوذ باللہ اللہ تعالی کو ایسی رجعت
اور بدا ہوئی کہ وہ دونوں نشان اسی دجال کو دیدئے تلک اذا قسمۃ ضیزی - اے امت محمدیہ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا اور
اللہ تعالی کا قول نہیں بدل سکتا ہے اب ماننا پڑا کہ اسکا الہام جو مدت سے شائع ہو رہا ہے لا مبدل لکلمات اللہ انظر

اقتباسات سے دیکھ کر بسیط الارض کی اُن مقدمونین آیا پر کیسی ثبت مین اسلام کا آفتاب کبھی جیثی ہی نہ تہا وہ قبتاب یا تا باب لیے
مقامات پر کیون طالع ہو گیا ۔ غور و فکر کرو کہ سنت اسے تو یون دانقہ ہوا ہے کہ تب مختلفہ متضادہ اسباب مختلفہ متضاد ۔ پر حیدا ہو
ہین نا سباب متحدہ متفقہ سی بیک وقت پیدا ہو سکتا ہے کہ نور اسلام و ظلمات کفر کو سبب متحد ہون کہ ۔ شانہ قال اللہ تعالی اللہ ولی الذین
امنوا یخرجہم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمت پس دونون کیسے برابر
آیۃ ظلمات صریحہ اور انوار صحیحہ کا اثر یہ عظیم الشان تغیر دنیا پر اسی وقت کا جبکہ اقطار بعیدہ میں آفتاب اسلام کا
طلوع ہوا شروع ہو گیا ظاہر ہو گیا اور جو کچھ شرق ہی کے طرف ظاہر ہوا ہے کیا احادیث صحیحہ کا منشا تہا اور یہ دونون نشان بھی
اپنے خسوف و کسوف بھی ہو گیا پر تنا ہر ہو گئے کہ جہان الحمد ہی نے تب اصل مشہور پر تفسیر مین برسر زمین یکسو کرنے ہو سکتا ہے کہ
نشان اور گو کہ تو ہندوستان مین قطع ہونا اور جسے کسی ملک مین تب چیزین تب وہ مشہور اور وقوع نہین ہوا تھا پر
جو کہ یہ امر تو اسی تفسیر مشہور کا مصداق ہے کہ اسال آسمان حجت باز رسیت دلتم انقالہ تشریف الاقدس ہے سے آسمان
اور نشان الوقت میگوئید ہین + اور دونہ برانے افضل مین ہستہ ہوا ہو اب جو کوئی اس کتاب پر غافل اپنے لوگ کو
اُس کو سر پر رگ اور مخالفین کی تکفیر نہین برائے کرنا گی اسی طرح ہوا ہوتا ہے وہ انبیاء رحمت سے شائع ہو چکا ہے فقہ اللہ عنہ
ویرادہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایت قبل الانبیاء واصرات تی دیکن حقا علینا نصر المومنین سلام
علیکم طبتم فادخلوہا خالدین یہ دونون آسمانی نشان جو واقع ہو چکے ہیں معتبر اہل الحرم کے جمعیت سے شائع ہو چکا ہے
اد السموت والارض کانتا رتقا ففتقنہما کیونکہ آسمانی نوار کے نزول پر آسمانی اجرام کی شہادت ہی زیبا ہی دیکھو محمد
انگریز وغیرہ امریکہ کا پہلوان اسلام جسنے وہان پر اسلام کا جھنڈا قائم کیا ہے وہ بہی درخواست دعا اور ہمت کی اسی مسیح
موعود سے کر رہا ہے چنانچہ اُسکی برابر آ رہی ہین اگرچہ وہ ظاہر کیا تہا لیکن اللہ تعالے اُنکی مدد پر ہے کیسی مخالفت سے اب
کچھ نہین ہو سکتا ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد + مسیح وقت و مہدی و مجدد دین سرا پا فضل ہے

والسلام خیر ختام

ت نشان ہے دونون بیج کا قبول کر لیں کا اور دین کو بری کر یا دو ہے بعض فقہانے نے اس تکفیر سے جو انہون اُنکی بہ کیا تو دونہ
کے نزدیک جیسی کہ مولوی محمد حسین لئے ان زمینون کا نہ تیزی سب آسمان ہو جو دیتا اور تمیز ہوتے ہو کر یا مومنین کا جو سلام ہو تم اچھے ہو پس
آرام اور چین کر جیسین ۔ جس ہو ۔ ۱۲ ت کشتی نوح زمین تم ضرب تین سے معرفت کہو لو کا ہے کی ان کو نوشتہ ۔ ۱۲

المشتہر
خاکسار سید محمد احسن امروہوی صانہ اللہ عن الشر
الجلی والخفی بمحررہ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری روز جمعہ ÷÷
مطبع ... امرتسر